اخبار چو نیر است از بس روشن | زد گشت دلیل حق بر من روشن | اعجاز نبوت بہ این سال مدید | منشور محمدی است جاوید حسن

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بختم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمد | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۳۳ | مطبوعۂ ۲۵ وین ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہاریہہ اخبار عشرہ واریمضامین تردید مذہب عیسوی چہتہاہی سالانہ قیمت میعہ محصول ڈاک بجناہ رزیہ۔ بذریعہ منشی آذر مہتمم کے نام آنی چاہیں

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | سلطان قلم روِ ابد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک کو جہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر حزبین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنائے ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب ارقام | توقیع محمدی رکھا نام

ای صل علے رسول امجد | سردار پیمبران محمد
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیاہی | محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت | ادرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
ای خامۂ عیش لکھہ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہہ رشک گلزار | نطرون سے گرے جہان کے خار
جو فضل و شرف اُسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی علل ظہیر اسلام
شمس الا جمار آسمان پر | ہتی پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بعقب اولیا ناشاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہہ ہی افسر صحایف
عمدہ جبرین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک مہ کنعون
سال و مہ و روز و شب الہی | ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰/ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک سے پرچون کو ۰/ ہے۔ غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰/ مزین سے پرچے انکے نام بردانہ کئے جائینگے فقط +

اعلان

جز کردمیرے گلشن کے خوشہ چینون کو

دامن گلچین

اس نام کا کاغذ بہت جلد شایع ہوگا لوگون کو درخواستین بھیجنی چاہئے یہہ پرچہ انتخاب نظم کی قید کے ساتھہ اعلی درجہ کی لٹریچر کو سنبھالے گا۔ حصہ نظم مین خاص کلام طرح بطرح کے سوا جسقدر مکمل سستے نظم شایع ہوتے ہین سب کا انتخاب ہوگا اور حصہ نثر مین خیالات ایدیٹر ذمہ نگارون کے سوا اور اخبارات سے بھی عمدہ لٹریچر کے نمونہ لئے جائینگے۔ اعلی درجہ کے دو جز کاغذ یا زاید پر ماہانہ شایع ہوگا غیر خریداران ریاض الاخبار سے سالانہ قیمت مع محصول ڈاک پیشگی عہ ۱۲ بھیجدینگے۔ وہ لوگ جو مربیانہ مدد دینگے انکا نام خاص طور پر ہمیشہ شایع کیا جائیگا اور انکو سالانہ نذر اعانت عہ ۱۲ سے دعہ تک دینا ہوگا۔

تاریخ اشاعت سے ہم آیندہ مطلع کرینگے۔

بمزاول کے لئے مصرعہ طرح

(ان حسینون سے حسینون کا جمال اچھا ہے)

اشتہار

جواب ہدایت المسلمین و آئینہ اسلام

حامیان دین محمدی کو مژدہ ہو کہ اخوند پادری عماد الدین کے کتاب ہدایت المسلمین کا جواب مسمی بہ **مراۃ الیقین** مطبع نامی کانپور مین چھپکر تیار ہوا ہے اسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہے۔ مختصر یہہ ہے کہ باوجود اختصار کے کتاب مذکور کا کافی جواب ہے اور پادری صاحب کا مبلغ علم اور دیانت بھی اس سے خوب ہی ظاہر ہوتی ہے فائدہ عام کے لئے قیمت نہایت ارزان رکھی گئی ہے۔ جو صاحب چاہین دو آنہ بھیجکر کانپور محلہ مچھلی بازار دوکان منشی محمد رحمت اللہ تاجر کتب یا حاجی حافظ عبد الستار صاحب تاجر سے طلب فرماوین بالفعل ایک اور کتاب **تکمیل الادیان** ملقب بہ **آئینہ اسلام** زیر طبع ہے یہہ کتاب لاجواب قابل دید ہے آجتک اس طرز کی کتاب دیکھی سنی نہین گئی اسلام کی خوبی اور اوسکا مکمل ہونا ادیان سابقہ کے لئے اس عمدگی سے بیان کیا ہے کہ طالب حق کو پوری تسلی ہو جاتی ہے۔ اور حقیت مذہب اسلام مین کسیطرح کا شک نہین رہتا ہے۔

شاید یقین اگر نظر تائید اسلام زر نقد پیشگی سے
امداد فرماوین گے تو اونکو تیار ہونے پر آہستہ آہستہ جلد دیجاویگی
اور جو صاحب بعد طبع خریدار ہونگے اون سے ایک روپیہ فی
جلد قیمت لیجاویگی فقط ؛

المشتہر محمد رحمت اللہ تاجر کتب کانپور محلہ مچھلی بازار

قبول اسلام

حامی دین لطیف جناب محمد شریف صاحب دام مجدہ۔
تسلیم۔ عرض خدمت عالی مین یہہ ہے کہ کل جمعہ کے روز
بعد نماز جمعہ مسجد جامع بمبئی مین ایک عورت بعمر سی سال
سالہ قوم ہنود سے دو بچے ہمراہ لیکے حاضر ہوی اور
دین اسلام قبول کرنیکا شوق ظاہر کیا جناب شیخ سالم
صاحب باوزیر موذن جامع مسجد نے ان تینون کو کلمہ
شریف تلقین کراکے زمرۂ اسلام مین داخل کیا نام
اسکا رکھمی تہا بدل کے کلثوم رکھا اور بڑے لڑکیکا
نام بھیکیا تھا سو قاسم اور چھوٹے کا نام تو کیا تھا سو
اسماعیل رکھا ان دونون بچون کی پرورش جناب
شریعت پناہ قاضی محمد صاحب مرگھے نے اپنے ذمے
لئی ہے اللہ تعالی اسکا اجر عظیم جناب ممدوح کو عنایت
کرے اور دونون بچون کو اور اونکی والدہ کو نیک
ہدایت نصیب کرے آمین ؛

مورخہ ۶ شہر ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۳۰۰ ہجریہ۔

بقیہ شق القمر

وثالثا یہہ بھی سنائے دیتا ہون کہ درحقیقت یہہ پادری
فاضل صاحب کی بے سمجھے بوجھے تقریر کا عصارہ ہے جسکا
جواب صاحب استفسار نے بخوبی دیدیا ہے لیکن
چونکہ شاید ان پادری صاحب کو ابتک اسکی خبر نہین
یا پادری صاحب کے روح کو خوش کرنے کے لئے جانکر
انجان ہوے جاتے ہین اوسکا نقل کرنا بھی یہان
فائدہ سے خالی نہین لہذا بعینہ مین اسکو نقل کئے دیتا
ہون وہو ہذا قولہ صفحہ ۲۳۹ سطر ۹ نہایت
بعض اوقات محمدیان آیت سورۃ القمر را چنانکہ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر الی قولہ دلیل آوردہ
میخواہند کہ از آیت مزبور معجزہ محمد صلعم ثابت کنند
باوجودیکہ از سیاق خود آیت معلوم ویقین نمیگردد کہ
بمحمد نسبت داشتہ باشد بلکہ موافق قاعدہ تفسیر صحیح معنی
آیت بروز قیامت منسوب است الی قولہ قاضی بیضاوی
وغیرہ کلمات اقتربت الساعت بمعنی روز قیامت تفسیر
نمودہ و نسبت دادہ می گویند کہ یکی از علامات روز قیامت
موافق مضمون این آیت اینست کہ ماہ شگافتہ خواہد
شد **جواب** یہہ جو پادری صاحب نے کہا کہ موافق
قاعدہ تفسیر کے یہہ جز قیامت کی معلوم ہوتی ہے سو
محض غلط کہا اسلئے کہ اوسکے بعد والے آیت یہہ ہے
ان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنے ناانصاف
بے دینون کا یہہ حال ہے کہ اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ
تو کہتے ہین کہ یہہ تو جادو ہے کہ ہمیشہ سے ہوتا چلا
آیا ہے پس قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہماری مطلب کی
صحت کو ہے نہ کہ پادری صاحب کے اور بعد اسکے جو اس
سورہ مین قیامت کا ذکر کیا تو اسکی تمہید کے لئے
اس معجزہ کو ذکر کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچھ حاجت نہ تھی
یعنے قیامت سے بے دین لوگ جو منکر ہین تو اپنے

انکار کرکے جہون مین بعضے یہہ بھی کہتے ہین کہ قیامت
مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کے اور اجرام علویہ کا
خراب ہونا یعنے توٹ پھوٹ جانا محال ہے پس قیامت
بھی محال ہے اسواسطے شروع سورہ مین شق القمر کے
معجزہ کا ذکر کیا یعنے استدلال اور استنباط عقلی ماخوذ
ہوتا ہے بدیہات سے اور جبکہ بداہتہ عقل گواہی دیتی
ہے کہ توٹنا اجرام علویہ کا محال نہین ہے تو نظر اور
فکر کی حاجت درباب اوسکے استحالہ اور عدم استحالہ کے
کیا رہی پس معنی آیت کے یہہ ہین کہ دور آخرالزمان کا
پہونچنا اور قیامت پاس آلگی اور چاند بھی پھٹ چکا
یعنے وہ اصل فاسد امتناع خرق والتیام اجرام علویہ
کا بداہتہ عقل باطل ہو چکا اب اوسکے آنے مین ویسے
شبہات واہیہ نکیا کرو اور یہہ خود پادری صاحب نے
لکھا ہے کہ بیضاوی والے اور اور مفسرون نے اس آیت
کو بمعنی سنشق القمر لکھا ہے یعنے آگے چلکر چاند پھٹیگا
سو پادری صاحب نے خود مغالطہ کھایا ہے یا یہہ کہ مغالطہ
دینے کے لئے یہہ تحریر انھون نے لکھی ہے اسلئے کہ کسی
مفسر معتمد علیہ نے جن کی کتابین متداول اور مستند ہین
اور جنکی جلالت شان اور وثاقت حال کمال شہرت سے
ثابت ہے اپنا مذہب یا اپنی تحقیق اسطرح پر نہین
لکھی ہے کہ انشق القمر اس جگہہ بمعنی سینشق القمر بلکہ
جسنے لکھا ہے بلا ذکر نام قایل یون لکھا ہے کہ بعضے
ایسا کہتے ہین اور اوسکے قول کو پھر رد بھی کیا ہے
لیکن بیضاوی والے نے بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوس
قول کو رد تو کیا مگر رد کی تقریر شدہ وہ سے نہین لکھی

خلاف اور تفسیرون کے چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ
یہہ سخن یعنے انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر کہنا اونہین
لوگون کا قول ہے جنپر مسایل طبیعات ارسطو کے غالب
آگئے ہین اور اسلام اونکا صرف برائے نام ہے کسی صحابی یا
عالم تابعی یا تبع تابعی جلیل القدر یا کسی مجتہد کا یہہ
قول نہین ہے کہ انشق القمر بمعنی سینشق القمر ہے۔
اصل حقیقت یہہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے
پھیلنے کے سبب سے بہت لوگ طبعًا ظاہر مین مسلمان
اور باطن مین دشمن پیغمبر خدا کے ہوے ہین خصوصًا
مجوسی لوگ چنانچہ خود داد نہین کے پیغمبر چہاردہم
ساسانی نخستین نے خبر دی ہے پس جب تک کسی عالم
کی حقیقت حال بکمال وضوح نہ معلوم ہو اور اوسی
کے بات کے کئی شواہد اور متابعات بہم نہ پہونچین
تب تک ہر ایک طرح کی بات اوسکے قابل سننے
کے نہین ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر شپلر صاحب نے کتاب التواریخ
کے دفتر اول کے پینتالیسوین باب کے چوتھی فصل
مین لکھا کہ ابتدا مین اون قابل شخصون کے سبب سے بھی
جنہون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیح کو گبرون کے حکماء کے
حکمت سے تطبیق دین مسیحی کلیسا نے بہت ضرر اوٹھایا
بعضے علماء اسلام بھی اسی بلا مین پڑے اور بموجب ای
لتتبعن من کان قبلکم کے حکماء پارس اور یونان کے
پچھلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہو گیا تھا حتی
الوسع آیات قرآنی اور احادیث مصطفویہ کے پھیر
پھار کی تاویلین کین پس کسی اگلے شخص نے انشق القمر
کے مضمون کو خلاف مسند حکمت مشہورہ یونانیون

اور گردن کے دیکھا اوسکی توجیہ کی اور انشقاق اور انفطار
جو قیامت کو ہونے والا تھا اوسکو محمول تجویز کرکے کہنے
لگے کہ یہہ اشارہ ہے مصیبت عظمیٰ اور داہیہ کبریٰ کے واقع
ہونے کا جیسا کہ اکثر مسیحی حضرت عیسیٰ کی اوس بات کو کہ
آسمان کے تارے جھڑ پڑینگے اور قوت فلکی ہوی ہو
جائے گی اور چاند سورج بے نور ہو جائینگے بعضے جہتون
سے تاویل کرکے کہتے ہین کہ اشارہ ہے ایک بڑی مصیبت
سے جسکا ظہور بعد واقعہ صلیب کے پچاس برس گذرنے پر
طیطوس رومی کے ہاتھ سے اور یشلیم پر ہوا بالجملہ ہر ایک
مستور الحال کے کچھہ کہنے سے قرآن اور حدیث کے لفظی
معنی نہین بدل سکتے ہین اور اگر کسی کے اپنی فہم ناقص کے
موافق خدا کے کلام کی تاویل بیجا کرنے سے اصل مطلب
مین فتور آتا ہو تو چاہیے کہ رومن کاتھلک اور پروٹسٹن
کی باتون سے جو انجیل کے معنی اپنے طور پر کہا اور پھیرا
کرتے ہین اصل دین مسیحی یا انجیل مین خلل آجاوے
حالانکہ آپ لوگ کہتے ہین کہ کچھہ خلل نہین آیا اسی طرح
مجھنے انشق القمر کے معنی سینشق القمر ٹھہرائے اوسکے ٹھہرانے
سے انشق کے لفظ کے معنی نہین بدل جاسکتے وہ جس
طرح پر ہین اوسی طرح پر ہین بالجملہ جسطرح معجزہ
شق القمر کا صادر ہونا حضرت خاتم النبیین سے ثابت ہے
اوسطرح معجزہ توقف شمس وسط السماء مین چار
پہر تک حضرت یوشع سے اور معجزہ رد الشمس دس
درجہ تک حضرت اشیعا سے اور تاریک ہو جانا آفتاب
کا حضرت عیسیٰ کی صلیب کے وقت انتہیٰ - ورا بوا یک تحریر
لطیف اظہار الحق مولفہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب سے
نقل کرتا ہون جس سے پادری فانڈر صاحب کی کارستانی
اور اونکے بعد اونکے متبعین خصوصا صاحب وجہۃ الایمان
و پادری عماد الدین وغیرہا کی چالاکیان ظاہر ہو جائین
اور ان حضرتون کی سب قلعیان کہل جاتی ہین -

اور وہ یہہ ہے اور کہا مولف میزان الحق نے اوس نسخہ
یعنی جو چھاپی گئی ۱۸۴۳ء مین عزا پور مین معنی آیت
کے اوپر قاعدہ تغیر کے منسوب ہے طرف دن قیامت کے
کیونکہ لفظ ساعۃ معرف ہے ساتھہ الف لام کے تھد
کیا جاتا ہے اوس سے ساعۃ معلومہ اور وقت معلوم کے یعنے قیامت
جیسا کہ یہہ لفظ آیا ہے ساتھہ اسی معنی کے اون آیتون
مین کہ جو اسی سورہ کے آخر مین ہین اور اسی واسطے تغیر
کیا بعض مفسرون نے اونمین سے قاضی بیضاوی وغیرہ نے
لفظ ساعت کو بمعنی قیامت کے اور کہا اون لوگون نے
علامات دن قیامت سے بحکم اس آیت کے یہہ علامت
بھی ہے کہ چاند پھٹے گا تمام ہوا کلام اوسکا پس دعوی
کیا اوسنے دو امر کا اول یہہ کہ صحیح اوپر قاعدہ تغیر کے
یہہ ہے کہ ہو انشق بمعنی سینشق کے اور دوسرے
یہہ کہ بعض مفسرین اونمین سے قاضی بیضاوی وغیرہ
نے تغیر کیا اس آیت کی ایسے ہی اور یہہ دونون
غلط ہین لیکن اول پس اسواسطے کہ انشق بصیغہ
ماضی کا ہے اور حمل کرنا اوسکا اوپر معنی سینشق کے
مجاز ہے اور نہین پھیرا جاتا ہے طرف مجاز کے تاوقتیکہ
نہ متعذر ہو حمل اوپر حقیقت کے اور یہان نہین متعذر
ہے بلکہ واجب ہے حمل کرنا اوپر معنی حقیقی اوسکے کے جیسا
کہ پہچانا تو نے ابھی اور لیکن ثانی پس اسواسطے کہ یہان

صرف ہے اوپر بیضاوی کے کیونکہ اوسنے نہین تفسیر کیا
انشق کو بمعنی سینشق کے بلکہ تفسیر کیا بمعنی ماضی کے لیکن
بعد اسکے کہ تفسیر کیا اوپر مختار اپنے کے نقل کیا قول
بعض کو ساتھہ صیغہ تمریض کے پھر رد کیا قول اوسی
بعض کو پس یہہ قول مردود ہے نزدیک اوسکے اور
جبکہ اعتراض کیا صاحب استفسار نے اوپر مولف میزان کے
اوپر اسی عبارۃ مذکورہ کے اور کہا کہ پادری یا تو غلطی
کرنے والا ہے یا عوام کو غلطی مین ڈالنے والا ہے تو
جزدار ہوا مولف مذکور اور بدل ڈالا اس عبارت کو
نسخہ جدیدہ فارسیہ مین جو چھاپا گیا سنہ ۱۲۹۵ھ اور نسخہ
اردو مین جو چھاپا گیا سنہ ۱۲۹۵ھ مین اور کہا لفظ الساعۃ
معرف باللام حالت افراد مین آیا ہے ہر مقام پر قرآن
مین بمعنی دن قیامت کے اور جو انشق القمر لبب داؤ
عطف کے لاحق ہوگیا ساتھہ جملہ اقتربت الساعۃ کے
اور پایا جاتا ہے ان دونون جملون مین صیغہ ماضی کا
پس جیسے کہ فعل اول اقتربت بمعنی مستقبل کے ہے یعنی
آوے گی دن قیامت کے پس ایسے ہی فعل ثانی
انشق بھی بمعنی سینشق کے ہے یعنے جب آویگی قیامت
تو پھٹ جاویگا چاند اور بعض علما مفسرین نے بھی
تفسیر کی اس آیت کی ایسے ہی مثلاً زمخشری اور
بیضاوی اگرچہ معتقد ہوے ہین دونون اپنی اپنی
تفسیر مین کہ یہہ آیت معجزہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا لیکن تقریر کی ان دونون نے اسکو بھی اور بعض آدمیون
سے منقول ہے کہ معنی اوسکے یہہ ہین کہ پھٹیگا دن قیامت
کو اور قراءت خذیفہ مین وقد انشق القمر ہے یعنی
قریب ہوی قیامت اور بتحقیق حاصل ہوا اوس کے
نزدیک ہونیکی نشانیون سے یہہ کہ چاند پھٹ گیا
اور کہا بیضاوی نے اور کہا گیا ہے معنی اوسکے قریب
پھٹیگا دن قیامت کو انتہی ملخصاً پس خبردار ہوا
صاحب میزان اور بدل ڈالا اس عبارت کو لیکن
ایک عجیب کام کیا بیچ خلاصہ کرنے عبارت کشاف کے
اس حیثیت سے کہ ساقط کر دیا بعض عبارت کو اس
گمان سے کہ یہہ اوسکو غیر مفید ہے اور نقل کیا قول
اسکا اور بیچ قراۃ خذیفہ کے وقد انشق القمر ہی الخ
اور یہہ قول نہین مناسب ہے مقصود کو اوسکے کیونکہ
یہہ نص ہے بیچ ثبوت معجزہ مذکورہ کے اگر کہا جاوے
کہ نقل کیا اس قول کو بطور طرد کے تو مین کہتا ہون
کہ پس اس وقت مین کوئی وجہ نہین ہے واسطے ساقط
کر دینے بعض عبارت کے اور عبارت کشاف کی اس
طرح پر ہے اور منقول ہے بعض آدمیون سے کہ معنی
اوسکے پھٹیگا دن قیامت کو ہی حالانکہ قول اسکا
اور اگر دیکھین نشانی پھر جاوین اور کہین جادو ہے مضبوط
رد کرتا ہے اوسکو اور کافی ہے رد کرنے والا پڑھنا خذیفہ
کا اور قد انشق القمر یعنے قریب ہوی قیامت اور حاصل
ہوا علامات قرب سے اوسکے یہہ کہ چاند پھٹ گیا۔
جیسا کہ کہتے ہو تم آیا امیر اور بتحقیق آگیا بشارت دینے
والا ساتھہ نامے اوسکے کے اور مروی ہے خذیفہ سے کہ
اوسنون خطبہ پڑھا مدائن مین پھر کہا بیشک قیامت
قریب ہوی اور چاند تمہارے نبی کے زمانہ مین پھٹ
گیا انتہی کلامہ بلفظہ قول یاوری خاندرکا کہ

لفظ ساتھ معرف باللام ہے الخ اور ایسے ہی قول اوسکا
بھ انشق القمر بسبب واؤ عطف کے الخ نہین حاصل ہوتا
ہے ان دونون سے مقصود اونکا شاید کہ اوسنے سمجھا
کہ لفظ ساعۃ کے جبکہ بمعنی قیامت کے اور پھٹنا چاند کا
علامات سے اوسکی ہے پس ضرور ہے یہہ کہ ہووے اوسکے
ساتھ متصل اور اوس مین واقع ہوا اور یہہ غلط ہے کہ پیدا
ہوا ہے نہ غور کرنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ محمد مین
پس نہین انتظار کرتے ہین مگر قیامت کا یہہ آجاوے
اچانک پس تحقیق آگئین اوسکی نشانیان دلالت
کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ اوسکی علامتین متحقق
ہوگئین کیونکہ لفظ قد جبکہ داخل ہوا کرتا ہے ماضی کے تو
ہوتی ہے نص اوپر وجود فعل کے زمانہ ماضی مین کہ جو قریب
ہو حال سے پس اسی واسطے تفسیر کیا مفسرون نے اس قول
کو اس طرح پر کہ ایسا ہی ہے بیضاوی مین کیونکہ ظاہر ہوئین
نشانیان مانند معجزات ہونے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور پھٹ جانے چاند کے اور تفسیر کبیر مین ہے کہ اشراط
کے معنی علامات کی ہین کہا مفسرون نے یہہ مثل پھٹ جانے
چاند کے اور رسول ہونے محمد علیہ السلام کے اور جلالین
مین ہے یعنے علامتین قیامت کی بعض اوسکے سے رسول
ہونا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور پھٹ جانا چاند کا اور
دھوان ہے اور عبارت حسینی کی مثل بیضاوی کے ہے۔
قول پادری فانڈر کا پس جیسے کہ فعل اول اقتربت
بمعنی مستقبل کے ہے غلط ہے کیونکہ وہ اپنی ماضی کے
معنی مین ہے اور ترجمہ اوسکا فارسی مین یعنے روز قیامت
آوے گا صحیح نہین ہے اور وہ کہ بعض آدمیون سے مردی ہے

تو وہ مردود ہے نزدیک مفسرین کے پھر کہا اگر ہم ان لوگون
کہ شق القمر واقع ہوا تو بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ
ہووے گا کیونکہ اس آیت اور دوسری آیت مین کچھ اسکی تصریح
نہین ہوی ہے کہ یہہ معجزہ ظاہر ہوا اوپر ہاتھ محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہی کہتا ہون مین اسکے معجزہ
ہونے پر دوسری آیت دلالت کرتی ہے اور وہ صحیح حدیثین
کہ جنکی صحت بحسب ضابطہ عقلیہ کے زاید ہے اوپر صحت ان سب
انجیلون کے کہ جو تحریف کی گئین اور غلطیون اور اختلافون
سے بھری ہین اور ساتھہ روایت احاد کے کہ جنکی سند مین
کم ہین مروی ہین جیسا کہ جانا تمنے اظہار الحق پہلے اور
دوسرے باب مین دلالت کرتے ہین پھر کہا کہ علاوہ آیت
ثانیہ کا ساتھہ آیت اولیٰ کے یہہ ہے کہ منکرین دیکھینگے
آخر زمانے مین علامات قیامت کو اور نہ ایمان لاوینگے
ساتھہ اوسکے بلکہ کہینگے اوپر عادت کفار سلف کے کہ یہہ
جادو فاحش ہے غیر اسکے تمام ہوا کلام پادری فانڈر کا
اور یہہ بھی غلط ہے دو وجہون سے اول یہہ کہ منکرین
انکار کرتا ہے از روی عناد کے اور کافر نہین نسبت کرتا ہے
امر خارق عادت کو طرف جادو کے مگر جبکہ کوئی دعویٰ
کرے کہ یہہ امر خارق عادت میرے معجزہ یا کرامات سے ہے
اور جب ظاہر ہوگئین علامات قیامت کی بیچ آخر زمانے
کے بدون دعوے کے پس کیونکر انکار کرینگے اوسکا منکر لوگ
اور کیونکر کہینگے یہہ جادو فاحش ہے نہ غیر اور دوسرے
یہہ کہ انشقاق قمر مستقبل مین نہ ہوگا مگر بیچ دن قیامت
کے خاصۃ اور بیچ اوس دن کے نہین کہینگے کافر لوگ کہ
یہہ جادو مستمرہ ہے لوا سکے ظاہر ہونے امر قیامت کے اوس

لون مین اوپر ہر شخص کے مگر یہہ کہ ہو کوئی عاقل معاند مثل
اس توجیہ کرنے والے کے پس شاید کہ وہ کہیگا مطابق اپنے زعم
کے یا خود یہہ توجیہ کرنے والا یہہ بات کہیگا یا اوسکے مانند
علماء پر دشمنت بعد اوسکے لونکے قبر دن اپنی کے بباعث
رحم جلنے دشمنی دین محمدی کے انکے دلون مین پھر کہا
مولوی رحمت اللہ صاحب نے اوسی اظہار الحق مین اور کہا
صاحب وجہہ الایمان نے در اثنا لیکہ انکار کرنے والا ہمارے
معجزہ کا چند شخصون نے معترضون مین سے مثل زمخشری
اور بیضاوی کے تفسیر کی ہے اس مقام کی اسطرح پر کہ
چاند پھٹیگا دن قیامت کو لور اگر واقع ہوتا تو تمام عالم مین
مشتہر ہو جاتا اور فقط معنی اسکے اقلیم مین اسکے مشتہر
ہونے کے کوئی نہین تمام ہوا کلام اوسکا بطور خلاصہ کے
اور تحقیق ظاہر ہے تم پر اوس سے کہ ہمنے ذکر کیا کہ یہہ دونو
کمر یقیناً صحیح نہین ہین اور یہہ پادری صاحب تو پادری
فاندر صاحب پر بڑہ گئے اس طرح پر کہ لائے دلیل نقلی
اور عقلی اور تصریح کی ساتھہ اسم کشاف کے بھی شاید کہ انہون
نے نسخہ پورانے مین میزان الحق کے بیضاوی وغیرہ کو
دیکھا پس خیال کر لیا کہ مراد ساتھہ غیر کے کشاف ہے کیونکہ
بیضاوی کو کشاف کے ساتھہ بہت مناسبت ہی بہ نسبت
اور تفسیرون کے پس صاف نام کشاف کا لے دیا تا کہ حاصل ہو
ایک فضل خاص اوپر مولف میزان کے حالانکہ صاحب کشاف
نے اس سورت کے شروع ہی مین کہدیا ہے کہ پہٹنا
چاند کا تغابنون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
آپ کے معجزات نبوت سے ہے تمام ہوا کلام اوسکا اور کہا
اوس نے رسالہ کے واسطے تالیف کیا ہے اوسکو جواب مین

مکتوب فاضل نعمت علی ہندی کے در اثنا لیکہ وہ اقرار
کرنے والا ہے اس معجزہ پر نہین ثابت ہوتا ہے اس
آیت سے کہ یہہ معجزہ صادر ہوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اور نہین ثابت ہوتا ہے یہہ امر تفسیرون
سے انتہی اور یہہ تیسرے صاحب ساتھہ خبر پہنچے ہوئے
پہلے دونون کے بڑہ گئے اون دونون سے یہانتک
کہ کہہ بیٹھے کہ نہین ثابت ہوتا ہے یہہ امر تفسیرون سے
شاید کہ اعتقاد کیا کہ پادری اول سچا ہے اپنے قول
کا بیضاوی وغیرہ مین اور دوسرا پادری سچا ہے اپنے
قول مثل زمخشری والبیضاوی مین پھر قیاس کر لیا
حال اور سب تفسیرون ان دونون تفسیرون پر پس کہہ
بیٹھا کہ نہین ثابت ہوتا ہے یہہ امر تمام تفسیرون سے تا کہ
حاصل ہو اوسکو فضل اوپر پہلے دونون پادریون پر اور
ظاہر ہو تبحر اوسکا نزدیک قوم اوسکے کے کہ اونھون نے
سب تفسیرون کا مطالعہ کیا ہے پس ظاہر ہوا کہ ہر لاحق
ان تینون مین سے زیادہ ہے اوپر سابق اپنے کے اور یہہ
کوئی تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ مثل اس امر کے شایع
تھا درمیان عیسائیون کے قرون اول مین جیسا کہ ظاہر
ہوتا ہے رسایل حواریون سے اور ہوگیا مستحسنات دینہ سے
قرن ثانی مین قرون مسیحیہ سے جیسا کہ کہا مورخ موشیم
نے بیان مین حال علماء قرن ثانی کے قرون مسیحیہ سے صفحہ
۶۵ مین جلد اول کی اپنی تاریخ مطبوعہ سنہ ۱۸۳۱ء کے
تھا درمیان متبعین رائے افلاطون اور فیثا غورس کے یہہ
مقولہ مشہور تھا کہ جہوہ شہ اور فریب اسوا سطے کہ صدق
زیادہ ہوا اور واسطے عبادت اللہ تعالیٰ کے فقط جایز

ہی نہین ہے بلکہ قابل تحسین کے ہے اور اون سے پہلے یہ
مقولہ یہود مصر نے سیکھہ لیا قبل مسیح کے جیسا کہ ظاہر
ہوتا ہے یہہ یقینًا بہت سی کتب قدیمہ سے پھر پہیل
پڑی یہہ عام بیماری بڑی غلط کی مسیحیون مین جیسا کہ
ظاہر ہوتا ہے یہہ امر بہت سی اون کتابون سے کہ منسوب
ہین طرف بزرگون کے جھوٹھ تمام ہوا کلام اوسکا اور
کہا آدم کلارک نے اپنی تفسیر کی چھٹی جلد مین شرح
مین باب اول رسالہ پولس کی طرف اہل غلاطیہ کے
یہہ امر محقق ہے کہ بہت سی جھوٹی انجیلین رایج ہوگئین
متقین اول قرن مسیحیہ مین اور کثرت انہین جھوٹی
غیر صحیح حالون نے اوٹھایا لوقا کو اوپر لکھنے باقی
انجیلون کے انتہی اور جبکہ نسبت کیا انکے اسلاف نے
اکثر نسخہ انجیل سے طرف مسیح اور حواریون اور مریم
علیہا السلام کے تو پس کیا عجب ہے اگر نسبت کر دیا ان
تینون پادریون نے واسطے غلطی مین ڈالنے عوام
اہل اسلام کے بعض امور کو طرف تفاسیر قرآن کے اور
جانو تم کہ رسالہ اخیرہ مشہور ہے ہندوستان مین اور
پادری لوگ بہت بانٹا کرتے تھے اوسکو ہندوستان
کے شہرون مین لیکن چند شخصون نے علماء اسلام سے جبکہ
اوسپر رد لکھا وہ بھی مشہور ہو گیا تو بانٹنا چھوڑ دیا
اور تین کتابین اوسکے رد کی چھپ گئی ہین پہلے تحفہ
مسیحیہ تصنیف سید الدین ہاشمی کی اور دوسرے تائید المسلمین
تصنیف بعض عزیزون مجتہد شیعہ لکھنؤ کی اور تیسری
خلاصہ سیف المسلمین تصنیف فاضل حیدر علی قریشی کی
انتہی تقدیر سابقہ سے ساتھہ اوسکے کہ نہین زیادتی

ہو سکتی اوپر اسکے پس نہین دوہراتے ہین ہم اوسکو
اوسی پر اعتماد کر کے اور اوسی کی طرف رجوع کرا کر اس
یہہ وقت ختم کرنے کا ہے اوس چیز سے کہ ہتھے ہم اوپر
اسکے ثابت کرنے مطلب سے ساتھہ مدد بادشاہ برتر
جاننے والے کہولنے والے تاریکی شکوک اور وہمون
کے اور یہہ سب وہ مضمون ہین کہ ظاہر ہوی ہمارے
سست دل مین تحقیقات سے بجا لیکہ ہم نظر کرنے
والے تھے طرف کتابون معتبر کے اور اوپر ہر جاننے والے
کے ایک جاننے والا اور سمجھہ ہی سمجھہ والا ہے پس شاید کر
اللہ پیدا کر دیوے بعد اسکے کوئی امر کیونکہ وہ خدا بیگانہ را
کرتا ہے بہت امرون کو اور بنایا کرتا ہے بہت امرون
کو اور مین ایک غمگین بندہ ہون گنہگار آہ آہ کرنے والا
اور امیدوار خدا کی رحمت کا ہون اور میرا نام محمد اور مشہور
عبد اللہ ہے خدا اوسکو صلاحیت عطا کرے اور ایسے
کاموں کی توفیق دے کہ جسکو وہ دوست اور پسند
رکھتا ہے اور اوسکو اوسکی سب آرزوؤن کے ساتھہ مراد دے
اور یہہ محمد عبد اللہ مدرس ہے، مدرسہ صولتیہ محمدیہ کا جو
محفوظ شہر کلکتہ مین واقع ہے اور یہہ محمد عبد اللہ وہ شخص
ہے اوس شخص کا جو خدای پاک کا کلام اوٹھانے والا ہے
اور مشہور ہے وہ شخص ساتھہ حافظہ قوی محمد کے خدا اوسکو
نگاہ رکھے کوششون اور مشقتون سے اور وہ بیشک ہے
اوس شخص کا کہ جو زیارت کرنے والا اور ہجرت کرنے والا
ہے طرف خدای بزرگ برتر کے اور اسکا نام شیخ حاجی
رمضان علی ہے خدائے پاک اوس کو بخش
دیوے فقط +

تمت

القول الہمس لرد الشمس

سوال حضرت پیغمبر اسلام نے جو اشارہ سے سورج کو روک دیا تھا تو یہہ بعید از قیاس ہے کیونکہ اگر سورج رک جاتا تو بالکل ستارون کی گردش مین خرابی آجاتی اور جنتی گھڑی وغیرہ یا دیگر آلہ جو واسطے دریافت اوقات کے اوسوقت ہونگی خراب ہو جاتے ہین اور بہت لوگ اس بات کی خبر اپنے اپنے ملک کی تواریخون مین درج کرتے علاوہ اسکے قدرت خدائی مین بہت فرق آجاتا انتہی بلفظہ -

الجواب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے سورج کو نہین پھیرا تہا ہان آپکی دعا سے البتہ آفتاب پھر آیا تھا اور اسکا یہہ پھرانا عقلاً کچھہ محال نہین کیونکہ علم ہیئت سے ثابت ہے کہ جمیع کواکب مثل زمین کے کثیف ہین اور خرق والتیام و کون وفساد قبول کرتے ہین اور سکون فلک الافلاک البتہ مطابق قواعد مقررہ بعض کے محال ہے اور اسکے ماتحت افلاک کا قایم ہو جانا کچھہ محال نہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سورج آسمان چہارم پر ہے پس اگر وہ ٹھہر جاوے تو عقلاً وقاعدۃً اسمین کیا خرابی ہے -

اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ اگر سورج رک جاتا تو بالکل ستارون کی گردش مین خرابی آجاتی تو ہم کہتے ہین کہ آپ اون ستارون کی گردش کو تابع گردش آفتاب قرار دیتے ہین یا اونکی گردشون کو علیحدہ مستقل تصور فرماتے ہین بصورت اول جسطرح آفتاب کو سکون ہوا اونکا ساکن ہو جانا بھی محال نہین اور بشق ثانی اسکے سکون سے اونکی حرکات مین کچھہ فساد نہین آسکتا -

اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ جنتی گھڑی وغیرہ آلہ دریافت اوقات جو اوس وقت ہونگے خراب ہو جاتے - تو اولاً ہم یہہ کہتے ہین کہ خراب ہونے کا کیا ثبوت ہے - ثانیاً گھڑی وغیرہ آلہ شناخت اوقات کے ایجاد اوسکے بہت بعد ہوئی ہے - چنانچہ کتب تواریخ وغیرہ سے ظاہر ہے اسیواسطے ہم مسلمانون کے علماؤن نے فتوا دیا ہے کہ تعین اوقات صلوٰۃ کو بمقامات جداریہ (دیواری گھڑی) وساعات جیبیہ (جیبی گھڑی) سے لازم وضروری سمجھنا بدعت ہے - پس ظاہراً شناخت اوقات کے لئے اسوقت بجز سایہ آفتاب کے اور کچھہ نہ تہا اور رات کو یا بوقت ابر و باران وغیرہ فقط گمان واندازپر لوگ شناخت اوقات وتعین ساعات کیا کرتے تھے -

ثالثاً گھڑی وغیرہ آلہ شناخت اوقات کے لئے ہر وقت آفتاب کا ظاہر رہنا شرط ہے یا مجرد مطلقاً اوسکا وجود کافی ہے ایک مرتبہ اوس کے چال وحساب پر گھڑی بنالی پھر برابر چلی جاتی ہے اور کبھی کبھی ملا بھی لی یا یہہ ہے کہ ہر گھڑی گھڑی گھڑی کو آفتاب سے ملایا کرین اگر ایسا ہی ہے تو پنڈت صاحب کی گھڑی کا حال رات کو یا بوقت کسوف آفتاب یا ابر محیط کے کیا ہوا کرتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب ہم مسلمانون کے کتب سے کچھہ واقفیت نہین رکھتے ہین کیونکہ

ہمارے یہان وقوف شمس یعنے آفتاب کا ٹہرنا نہین
ہے بلکہ آفتاب کا پھرانا ہے -
اور اسکا خلاصہ قصہ اسطرح پر ہے کہ ایک روز ہمارے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر پڑہ کر حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے زانو مبارک پر سر رکھے ہوے تھے
کہ آپکو وحی آگئی اسلئے آپنے اپنے سر مبارک کو اونکے
زانو سے نہ اوٹھایا اور انھون نے بھی بیاس ادب سر کا یا
یہان تک کہ اسی حالت مین آفتاب ڈوب گیا بعد اوسکے
جب وحی منقطع ہوگئی تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے پوچھا کہ تم نے نماز عصر ادا کی اونھون نے عرض
کیا کہ نہین تب آپنے درگاہ باریتعالی مین عرض کیا
کہ ای بار خدایا تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے
رسول کے کام مین تھا پس آفتاب کو تو پھیر لا پس مطابق
آپکی دعا کے آفتاب پھر آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے نماز عصر ادا کی پس اسمین آفتاب کا ٹہرنا ہی نہین
شاید پنڈت صاحب نے کہین اس زمانہ کے توراۃ کے کسی
ورق کو دیکھہ لیا کہ اوسمین لکھا ہے کہ حضرت یوشع کی
دعا سے آفتاب وسط السماء مین چار پہر کے قریب تک
کھڑا رہا اور حضرت اشعیاء کے لئے دس درجہ تک رد
شمس ہوگیا اور کہین بازار مین لوگون سے یہہ سن سنا کر
کہ مسلمان بھی توریت و انجیل کے قایل ہین یہہ اعتراض
کر دیا حالانکہ ہمارے یہان درحقیقت رد شمس ہے اور
اوسمین وقوف یعنے ٹہرنا لازم ہی نہین آتا کر پنڈت
صاحب کی گھڑی بگڑے غایۃ ما فی الباب پنڈت صاحب
یہہ شکایت کر سکتے ہین کہ گھڑی بگڑتی ہی نہین تو اول

نشاندہی کرتا ہے اور اسمین آپ اپنی گھڑی درست کر لیا کرتے ہین
تو مہربانی کرکے اس مین بھی درست کر لیا کیجئے -
اب یہان پر ایک بات یہہ رہ گئی کہ حضرت یوشع کی دعا
سے جو آفتاب چار پہر تک وسط السماء مین ٹہر گیا تھا
اور حضرت اشعیا کے لئے دس درجہ تک لوٹ آیا تہا تو
گواوسکا جواب ہم مسلمانون کی گردن پر باعتبار ان
نسخون توراۃ کے نہین ہے لیکن چونکہ ہم بھی بمقابلہ
پنڈت صاحب کے اہل کتاب مین معدود ہین اور یوشع اور
اشعیا علیہما السلام ہمارے بھی پیغمبر ہین تو اس لگاؤ
کیوجہ سے اوسکے جواب مین بھی اگر ہم یہہ عرض کرین کہ
اوہنین دلایل مصرحہ قابل کون و فساد سے اسکا جواب بھی
ہوسکتا ہے تو کچھ بعید و بے موقع نہوگا اور یقین ہے کہ
اگر پنڈت صاحب وغیرہ انکو بغور ملاحظہ کرینگے تو اسکا جواب
شافی بھی وہین سے نکل آئیگا اور اگر اسپر قناعت نکرین
تو جو اپنے ہنومان جی کے آفتاب کو بغل مین رکھہ لینے اور
ہر روز بمقابل کاشی کے ٹہر جانے اور راہو کے پکڑنے سے
گہن لگنے وغیرہ کا جواب دیوین وہ ہی اسکا بھی تصور کرلین
باقی جو یہہ فرماتے ہین کہ بہت لوگ اس بات کی جز اپنی
اپنی ملکی تواریخون مین درج کرتے تو مین کہتا ہون کہ
یہہ کچھہ ضرور نہین کہ ہر حال دحادثہ تواریخون مین
درج کیا جاوے ہزارون واقعہ واقعی اور حادثہ تحقیقی

اضافات و پیوستگی سلسلہ کلمات برون -

ہین کہ اونکا ذکر تواریخ قدیمہ مین ہنین اور لاکہون قضایا
مسلمہ آپکے ہین کہ کسی کتاب مین اونکا نشان دیتہ بھی
ہنین مثلاً ویدون کا کتب الہی ہونا اور رام وسیتا کے
وقایع اور کرشن کی لیلا کی کیفیتین اور کرشن اور گوپیون
کے شب وصال کا چھ مہینے تک بڑہ جانا وغیرہ حکایات
کتب غیر ہنود خصوص عرب وغیرہ مین ہنین اور پنڈت صاحب
جو یہہ کہتے ہین کہ علاوہ اسکے قدرت خدای مین بہت
فرق آجاتا تو معلوم ہنین کہ اس سے کیا مراد لیتے ہین آیا
یہہ غرض رکھتے ہین کہ کبھی قدرت خدا ایک شی کی حرکت
سے متعلق ہوتی اور کبھی اوسکے سکون سے علاقہ رکھتی
یا یہہ مطلب ہے کہ اس تبدل وتغیر مین معاذ اللہ قدرت
خدا مین کچھہ نقص لازم آجاتا پس اگر اول ہے تو اوسمین
کچھہ خرابی ہنین اور اگر ثانی ہے تو اس تغیر وتبدل سے
معاذ اللہ قدرت قادر بیچون مین کچھہ نقص لازم ہنین
آسکتا اگر ایسا ہی ہے تو ہر شئے کی حرکت وسکون مین خدا کی
قدرت مین نقصان وتناقص لازم آیا کرے وہو باطل
کما لا یخفی -

واضح ہو کہ جب مین پنڈت صاحب کا یہہ دندان شکن
جواب دے چکا تو مجھکو بعض مولوی صاحبون نے گھیرا کہ
حدیث رد شمس تو ضعیف بلکہ موضوع ہے بناء علی
اوسپر کہ مطبوع ہے پس ہر چند مین نے اونکو سمجھایا
کہ حدیث بصورت تسلیم بھی احادیث کے موضوع ہونے
سے نفس قضیہ واصل واقعہ موضوع ہنین ہوسکتا اور
احادیث ضعاف بطرق طرق درجہ حسن کو پہونچ جاتے
ہین یہہ اعتراض ایک مخالف کا ہے اسکا جواب اگر
بتسلیم احادیث ضعاف بھی دیا جاوے تو چندان
محل کلام ہنین ہوسکتا لیکن یہہ حضرات ملا کیرکے
فقرکب مانتے ہین ناچار مجھکو اسپر مجبور کیے کہ کچھہ انکی
بھی جڑون اور قدرے اس حدیث کی بھی تحقیق
کردن ورنہ اوس تحقیق کو اس بحث مین ملانا گویا
کے پھول کو نیم کے جڑ مین لگانا ہے لیکن ضرورت بھی
ایسی بن دیکھے بلا ہی کہ خواہ مخواہ ضرورات تبیح
المحظورات پر عمل کرنا ہی پڑتا ہے پس یہہ حضرات بھی
اب ذرا خیال فرمائین اور بگوش ہوش سنین -

کہا محقق موید سا تہہ تائید اللہ قوی کے مولانا شاہ
ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء مین بیچ بیان مدایح حضرت علی مرتضی رضی اللہ
بعین الرضا کے پڑہا گیا اوپر شیخ ہمارے ابی طاہر محمد
بن ابراہیم کردی مدنی کے اور مین سنتا تھا اونکے
گھر مین ظاہر مدینہ مشرفہ مین سنہ ۱۱۴۴ مین کہا انہون نے
جزدی مجھکو میرے باپ شیخ ابراہیم بن حسن کردی
ثم المدنی نے اونہون نے کہا کہ جزدیا مجھکو ہمارے شیخ امام
صفی الدین احمد بن محمد مدنی نے شمس رملی سے
اونہون نے شیخ زین الدین زکریا سے اونہون نے
عز الدین عبد الرحیم بن محمد فرات سے اونہون نے
ابی الثنا محمود بن خلیفۃ المنجی سے انہون نے حافظ
شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی سے انہون
نے ابی الحسن علی بن الحسین ابن المقیر البغدادی سے انہون
نے حافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی سے
سماع اپنے کے خطیب ابی الطاہر محمد بن احمد

مطبع بحر الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا